امام حسن عسکریؑ دشمنوں کی نظر میں

ذاکرۂ آل خدیجۃ الکبریٰ بنت زہراء نقوی ندیٓ الہندی

واللّٰہ قد شھد العدو بفضلہ
والفضل ما شھدت بہ الاعداء

انسان کی عظمت وبزرگی، شرافت وبلندی کا اندازہ اس وقت زیادہ ہوجاتا ہے جب دوست تو دوست، دشمن بھی اس کی خوبیوں کو سراہتے ہیں، یقینا کتنا عظیم ہے وہ شخص جس کا اغیار بھی قصیدہ پڑھیں، اولیائے الٰہی کا کردار مخلوقات عالم کے لئے جاذب نظر ہوتا ہی ہے بالخصوص محمدؐ وآل محمد ؑ کی حیات طیبہ، ان کی کردار ساز زندگی تمام دنیا کے لئے خاص اہمیت رکھتی ہے۔ ان کے فضائل وکمالات بے نظیر وبے مثال ہیں۔ آپ حضرات خلق عظیم کا وہ نمونہ ہیں جس کا اعتراف آپ کے دشمن بھی کرتے ہیں۔ آپ کی پاکیزگی ہر ایک کے لئے اظہر من الشّمس ہے۔

احمد بن عبیداللہ جو خلفاء عباسی کی طرف سے، صدقات اور وقف شدہ اموال کو حاصل کرنے کے لئے ولی معین تھا اور آل محمدؐ سے سخت خصومت رکھتا تھا اس کا بیان ہے کہ:

میں نے سامراء میں امام حسن عسکری سے زیادہ کسی کو افضل وبرتر نہیں دیکھا۔ آپ کا زہد، علم، وقار، متانت، عفت، حیا اور شرم تمام لوگوں میں یہاں تک کہ تمام ساداتِ بنی ہاشم کے بوڑھے، بچے، جوانوں میں سب سے زیادہ تھی۔

اس کے بعد کہتا ہے کہ: میرے پدر بزرگوار امام حسن عسکری کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے اور ان کی محبت اور احترام کا اظہار خلیفہ کے سامنے بھی کرتے رہتے تھے۔

ایک مرتبہ میں نے اپنے والد سے ''حسن بن علیؑ'' کے بارے میں پوچھا کہ آخر یہ کون شخصیت ہیں؟ جن کا آپ اتنا زیادہ احترام کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ''ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں۔''

میرے بابا نے جواب دیا: یہ رافضیوں کا امام ہے، اگر عباسی خلافت بنی ہاشم کے ہاتھ میں چلی جائے تو سب سے زیادہ اس منصب کے یہی حقدار ہیں۔ اس لئے کہ ان کا علم وعمل، زہد وعبادت، فضل وکرم، جمال وکمال اور حسب ونسب سب سے بہتر ہے۔

ان کے پدر گرامی، علی بن محمد ہادیؑ بھی نہایت شریف، جلیل القدر اور بہت ہی صاحب علم وکمال تھے۔

احمد بن عبیداللہ کہتا ہے کہ: مجھے اپنے بابا کی ان باتوں پر بہت زیادہ غصہ آیا اور کسی ایک خوبی پر یقین نہ کیا۔ اور پھر میں حسن عسکریؑ کے بارے میں جستجو اور تحقیق کرنے میں مصروف ہوگیا، ہر ایک سے ان کے احوال پوچھتا تھا، ہر قوم وقبیلہ سے ان کے بارے میں دریافت کرتا تھا، چھوٹے بڑے، بوڑھے بچے، مرد وزن ہر ایک سے پوچھا۔ مگر، ''دوست ودشمن، امراء وحکّام، سادات ہوں یا غیر سادات، کسی کی زبان سے ان کی تعریف کے علاوہ کچھ نہیں سنا۔

معتمد عباسی کی خلافت کے زمانے میں آپ پر سختیاں بڑھا دی گئیں تھیں۔ ایک ملعون جو درندوں کا نگہبان تھا اس سے کہا گیا کہ امام کو جتنا ہوسکے اذیت پہنچائے لہٰذا وہ

دل کھول کر اذیت وآزار پہنچاتا تھا۔

چرواہے کی زوجہ نے کہا: اے مرد! خدا سے ڈر، واقعاً تجھے اپنے گھر میں رہنے والے کی قدرو قیمت کا اندازہ نہیں ہے۔ وہ دنیا کا صالح ترین شخص ہے اس کی عبادات واطاعات، اس کی جلالت اور کرامات بے حساب ہیں میں ان حضرت کے ساتھ تیرے اس بدترین سلوک کے بارے میں نہایت خوفزدہ ہوں۔

اس خدا کے دشمن نے کہا: خدا کی قسم میں اس کو شیر، بھیڑیوں اور دوسرے درندوں کے سامنے ڈال دوں گا۔ چانچہ اس نے خلیفہ سے اجازت لے کر ایسا ہی کیا۔ تاکہ درندے امام پر حملہ آور ہوں اور تکلیف پہنچائیں۔ لیکن خدا کی منتخب اور محبوب ترین یہ وہ شخصیتیں ہیں جن کی عظمت کا اندازہ دنیا کی ہر مخلوق کو ہے۔

ہاں جب چند دنوں بعد اس شقی نے دروازہ کھولا تو دیکھا تمام درندے حضرت کے اردگرد جمع ہیں اور حضرت نماز پڑھ رہے ہیں۔ اور کسی ایک درندے نے بھی حضرت کو ہرگز کوئی زخم نہیں پہنچایا۔ فوراً ہی اس نے امام عالی مقام کو آپ کے گھر پہنچا دیا۔

ظلم وستم کر کے جب لوگ ہار جاتے تو ہمیشہ ان کا طریقہ یہی رہا ہے کہ انھیں دنیا میں رہنے نہ دیا جائے۔ لہٰذا پھر قتل کا منصوبہ بناتے تھے اور زہر دے دیا کرتے تھے دشمنوں کے درمیان جب آپ کی بھی عظمت وفضیلت شہرت پا چکی اور دشمن تھک ہار گئے تو آپ کو اپنی مکارانہ سازش کے ذریعہ زہر دے دیا۔ اور اعلان کروا دیا کہ ''امام حسن عسکریؑ'' طبیعی مرض میں گرفتار ہیں۔ کیونکہ حکومت اس تشویش میں تھی کہ کسی ایک کو بھی زہر کی اطلاع نہ ہونے پائے۔

آپ کے غلام ''عقید'' کا بیان ہے کہ جب حضرت پر زہر کا اثر غالب ہوا تو مجھ سے پانی طلب کیا میں نے پانی حاضر کیا لیکن حضرت ہاتھ میں رعشہ بڑھ جانے کی وجہ سے پانی نہ پی سکے اور مجھ سے فرمایا اس حجرے میں ایک کمسن بچہ ہے اسے بلاؤ۔ چنانچہ وہ آئے امام حسن عسکریؑ نے فرمایا: ''بیٹا مجھے پانی پلاؤ میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو رہا ہوں'' اور فرمایا: ''تم میرے بعد حجّت خدا ہو''

یہ کہہ کر دار فانی سے کوچ کر گئے۔ ۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ کو قیامت خیز تاریخ تھی کہ گیارہویں قمر امامت کو گہن لگ گیا۔ اور نام نہاد مسلمانوں کے ہاتھوں آپ کی شہادت عظمیٰ واقع ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

خلیفہ نے اپنی ظالمانہ وجابرانہ سیاست کا استعمال کرتے ہوئے اعلان کروایا کہ پورے شہر میں سوگ منایا جائے۔

آپ کا جنازہ اطہر آمادہ ہوا امام مہدیؑ نے نماز جنازہ پڑھائی آپ کو آپ کے پدر بزرگوار امام علی نقی ــ کے جوار میں دفن کر دیا۔

افسوس بنی امیہ اور بنی عباس کی روش پر چلنے والے افراد آج بھی اہلبیتؑ پر ظلم وستم کر رہے ہیں۔ جنھوں نے استکباری اور سرکش حکومتوں کے ہاتھوں اپنے ایمان کو فروخت کر ڈالا ہے اور انہدام حرمین امام علی نقی اور امام حسن عسکری + کے ذریعہ قلب امام زمانہ کو محزون کیا اور محمدؐ وآل محمدؐ کے قبور کو متزلزل کر دیا۔

خدا لعنت کرے تمام ظالموں پر جنھوں نے حقوق آل محمد کو برباد کیا اور آج بھی اس روش کو ادامہ دیتے آ رہے ہیں۔